REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَمَنْ یُّؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۳ | ۱۸ ہجرت ۱۳۲۸ ہش | ۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۱۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاؤں میں درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع منظر ہے کہ بخار اور ضعف بدستور ہیں دانتوں میں درد بڑھتی جا رہی ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق یہ بیماری "نیورالجیا" ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس بیماری کا علاج معلوم ہو تو مہربانی کر کے تحریر فرمائیں۔

وزیر اعظم پاکستان کل دار الحکومت پاکستان میں پہنچ جائینگے

روسی ناظم الامور سے طویل ملاقات

طہران ۱۷ مئی۔ رات وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے وزیر اعظم ایران۔ دوسرے وزیروں۔ اسلامی ممالک۔ روس۔ برطانیہ امریکہ اور ہندوستان سے سفارتی نمائندوں کو قصر علاقی میں کھانے پر مدعو کیا۔ کھانے کے بعد آپ نے روسی ناظم الامور سے طویل بات چیت کی۔ کل کا سارا دن آپ کا قصر شاہی میں گزرا۔ چار گھنٹے تک شاہ ایران سے مختلف سیاسی اسلامی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ وہاں سے آپ ایران کی فوجی اکیڈمی میں تشریف لے گئے۔ جہاں افسروں کی سالانہ کھیلیں ہو رہی تھیں۔ وہاں آپ نے سفارتی نمائندوں کے فوجی اتاشیوں کی سلامی قبول کی۔ تین گھنٹے کھیلوں کے بعد شاہ ایران نے انعامات تقسیم کئے۔ سارے مناظر کی فلمبندی کی گئی۔ روانگی سے پہلے شاہ ایران وزیر اعظم پاکستان اور راجہ غضنفر علی خان اکٹھے اکیڈمی کے میدان میں پھرتے ہوئے کار تک پہونچے۔ سہ پہر کو طہران کی نسوانی جماعتوں کی طرف سے بیگم لیاقت علی خان کو دعوت چائے دی گئی۔

وزیر اعظم پاکستان آج معہ بیگم تخت طاؤس والے گلستان محل میں بھی تشریف لے گئے۔ دوپہر کا کھانا آپ نے شاہ ایران کی ہمشیرہ اشرف پہلوی کے ہاں کھایا۔ اسکے بعد برطانوی سفیر سے لمبی ملاقات کی۔ شام کا کھانا آپ نے وزیر دفاع مارشل امیر احمد احمدی کے ہاں کھایا۔ آپ کل بعد دوپہر دار الحکومت پاکستان میں پہونچ جائیں گے۔

آج آپ ایرانی عوام کے نام ایک پیغام نشر کر رہے ہیں۔

رشوت خور کلرک گرفتار

لاہور ۱۷ مئی۔ آج مسٹر اے ایم سعید مجسٹریٹ نے بروقت چھاپہ مار کر سی وارڈ کے بکری ٹیکس کے کلرک محمد اشرف بٹ کو گرفتار کر لیا۔ ملزم نے عبد الخالق دوکاندار سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر وہ چند سکے بطور رشوت کے دے دیگا۔ تو وہ بکری ٹیکس کی رقم کم کر دے گا۔ دوکاندار نے اسکی اطلاع سپیشل پولیس کو کر دی۔ چنانچہ ایک پروگرام کے ماتحت سو روپے کے کرنسی نوٹ نمبر نوٹ کر کے عبد الخالق کو دے دیئے گئے۔ جونہی اس سے کلرک نے لے کر انہیں جیب میں ڈالا۔ مجسٹریٹ نے نمودار ہو کر تلاشی لی۔ جس کے بعد

ریاست رام پور کا نظم و نسق حکومت ہندوستان نے سنبھال لیا

مجلس قانون توڑ دی گئی۔ وزارتی ارکان مستعفی

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ آج ریاست رام پور کی مجلس قانون ساز کو توڑ دیا گیا ہے۔ وزارت کے ارکان بھی اپنے اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے۔ گو وہ ۳۰ جون تک ریاست کا کاروبار چلاتے رہینگے اس کے بعد یکم جولائی سے ریاست کا نظم و نسق حکومت ہندوستان اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ حکومت ہندوستان نے ریاست کے نظم و نسق کے علاوہ ریاستی فوجوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ایک عرصے تک ریاست کا نظم و نسق مرکزی حکومت کے تابع رہے گا۔ لیکن اسکے بعد ریاست کو صوبہ یو۔پی میں مدغم کر دیا جائیگا۔ اور رام پور کی حیثیت صرف ایک ضلع کی رہ جائے گی۔

ڈھاکہ ۱۷ مئی۔ آج پیرزادہ عبد الستار وزیر خوراک پاکستان نے مشرقی بنگال کی کابینہ کے ایک خاص اجلاس میں شرکت کی۔ اس تین گھنٹوں کی طویل نشست میں صوبے کی غذائی صورت حالات پر بحث و تمحیص ہوتی رہی۔

مشتاق احمد میئر بن گئے

لاہور ۱۷ مئی۔ آج لاہور کارپوریشن کے میئر کے انتخاب میں میاں مشتاق احمد چوہدری عبد الکریم کے مقابلے ایک ووٹ کی اکثریت سے میئر منتخب ہو گئے میاں مشتاق کو ۲۴ اور چوہدری عبد الکریم کو ۲۳ ووٹ ملے

ہانکاؤ کے انخلاء سے عارضی صدر مقام کانٹن میں ابتری

کانٹن ۱۷ مئی۔ (بی بی سی) ہانکاؤ سے سرکاری فوجوں کے انخلا کا حال سنکر کانٹن میں بے چینی بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ یہاں سے لوگ نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ واضح رہے کہ کانٹن ہانکاؤ کے جنوب میں پانچ سو میل دور ہے۔ کیونکہ ایک مقامی فوجی کمانڈر نے عوام کو بسہولت ادھر ادھر چلے جانے کا مشورہ دیا تھا۔ متعدد متمول چینی ہانگ کانگ کو چل پڑے۔ عام گاڑیاں کھچا کھچ بھری ہوئی جاتی ہیں بعض تارکین وطن نے پرتگالی مکاؤ کی طرف رخ کیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کانٹن چینی حکومت کا عارضی صدر مقام ہے اور تنو دفاعی لائن ابھی اس سے ۳۰۰ میل دور ہے۔

عام خیال کیا جاتا ہے کہ اب شاید حکومت کا صدر مقام چنکنگ کو بنا لیا جائے۔ تائی وان کو دار الحکومت بنانے کی تجویز گر گئی ہے۔ کل یہاں جنوبی صوبوں کے گورنروں کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جنوبی حصے میں متحدہ محاذ بنانے اور غذائی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

کمیونسٹ ریڈیو کے اعلان کے مطابق شنگھائی کے مغرب میں کمیونسٹ ریلوے سٹیشنوں کی ایک لائن پر قبضہ کر چکے ہیں۔ جن میں نانسنگ بھی شامل ہے۔ ریڈیو نے ننگین پر بھی قبضے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور یہ کہ کمیونسٹوں نے دریائے ینگسی کے جنوبی کنارے پر ہوکاؤ اور شانسی دار الحکومت سیان سے ۲۰ میل دور ساین یوآن پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

وزیر خارجہ پاکستان کو خراج تحسین

قاہرہ ۱۷ مئی۔ مصر کے اخباروں نے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی بڑے شاندار الفاظ میں تعریف کی ہے۔ ایک موقر روزنامے "المصری" نے لکھا ہے۔ کہ آپ نے ریاست اسرائیل کو سلامتی کونسل کا رکن نہ بنانے کے سلسلے میں عربوں کے نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے جو شاندار تقریر کی ہے۔ وہ لائق صد تحسین و آفرین ہے۔ اور یہ تائید اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس نے عرب کے اسلامی ممالک کو ایک نہایت ہی پائدار اور مضبوط رشتے میں منسلک کر دیا ہے۔

دولت مشترکہ میں رہنے کی تجویز پاس ہو گئی

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ آج ہندوستان پارلیمان کے اجلاس میں ہندوستان کے دولت مشترکہ میں شامل رہنے کے فیصلے کی توثیق ایک بھاری اکثریت نے کر دی۔ رکن اسمبلی مولانا حسرت موہانی نے آراء شماری کا مطالبہ کیا۔ جسے صدر نے مسترد کر دیا۔ اس سلسلے میں دو ترمیمی تحریکیں بھی پیش ہوئیں۔ جن میں سے ایک مسترد کر دی گئی۔ اور دوسری واپس لے لی گئی۔ سوشلسٹ پارٹی کے رکن مسٹر اشوک مہتہ نے حکومت کی تحریک پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس نے ہندوستانی عوام سے جو وعدے کئے تھے۔ حکومت کانگرس کا یہ اقدام ان کے منافی ہے۔ آپ نے کہا ہندوستان کے دولت مشترکہ میں رہنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ تیسری عالمگیر جنگ کی لپیٹ میں ضرور آجائے گا۔ کیونکہ دولت مشترکہ میں رہنے کی تائید کر کے اس نے اپنے آپ کو آئندہ جنگ میں طاقتوں کے ایک خاص گروہ کا ساتھ دینے کا پابند کر لیا ہے۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا سفر سندھ اور جماعتیں

احباب کو معلوم ہوگا کہ گذشتہ دنوں حضور کی آنکھوں پر شدید حملہ ہوا تھا گو پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے لیکن بوجہ آنکھوں کی بیماری کے دھوپ کی برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس دفعہ حضور سندھ تشریف لے جاتے ہوئے حسب سابق جماعتوں سے ملاقات نہ فرما سکیں گے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روہڑی تک کوئی جماعت ملنے کے لئے نہ آئے۔

(اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

خریداران کتب کیلئے ایک ضروری اعلان

بک ڈپو قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ اہم کتب اس وقت سٹاک میں موجود ہیں اور اس کے علاوہ سلسلہ کی دیگر کتب بھی موجود ہیں جن کے متعلق احباب ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان سے دریافت کر سکتے ہیں۔ امید ہے ضرورتمند احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔
نوٹ۔ اخراجات ڈاک و پیکنگ فی پیکٹ حسب ذیل ہیں۔ پہلی چھٹانک پر تین پیسے۔ اس کے بعد ہر چھٹانک پر دو پیسے۔ رجسٹریشن فیس چار آنے۔ پیکنگ دو پیسہ فی پونڈ۔

ناظم جائداد قادیان

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

محترمی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی آنکھوں پر موتیا اتر رہا ہے۔ غبار دن بدن بڑھ رہا ہے اور اب تو سامنے کھڑے ہوئے آدمی کو بڑی مشکل سے پہچان سکتے ہیں۔ نیز پانچ روز سے انہیں بخار اور کھانسی ہو رہا ہے۔ رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ بزرگان جماعت درویشان قادیان خصوصیت سے اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ آپ کی شفائے کاملہ اور درازی عمر کے لئے درد دل کے ساتھ دعا فرمائیں۔

خاکسار (چوہدری) جمال الدین قادیانی کوچہ [illegible] دار البرکات [illegible]

لجنہ اماء اللہ کی تعلیم القرآن کلاس

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تعلیم القرآن کلاس امسال بھی "رتن باغ" لاہور میں لگے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہئیے کہ فوراً اطلاع دیں کتنی ممبرات کو اس کلاس میں پڑھنے کے لئے بھجوائیں گی جو ممبرات پڑھنے کے لئے آئیں ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کو قرآن مجید سادہ اور اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح آتا ہو۔ جو ممبرات پچھلے سال آئی تھیں وہ اس سال ضرور آئیں۔

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج احمدیہ مشن امریکہ کے اعزاز میں دعوت
آپ کچھ عرصہ کیلئے پاکستان تشریف لا رہے ہیں

شکاگو سے مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ امریکن احمدیوں کی طرف سے مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج امریکن مشن کے اعزاز میں الوداعی میٹنگ کی گئی۔ چوہدری صاحب عنقریب کچھ عرصہ کیلئے پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔

میٹنگ میں آپ کی قابل قدر تبلیغی خدمات کو سراہا گیا۔ اور آپ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرکز کے دیگر احمدی احباب کی خدمت میں السلام علیکم اور درخواست دعا پہنچانے کی درخواست کی گئی۔

درخواست دعا: میں ایف۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہی ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ میری کمزوری اور بیماری کو دور فرمائے۔ آمین۔ شمیم افزا بنت شیخ محمد سعید صاحب لاہور

ظفر علی خان صاحب کے اخبار "زمیندار" کے مفتی کا فتویٰ
"نبی مومن نہیں ہوتا" (اظہر امرتسری)

اظہر امرتسری نے ۱۵ مئی ۱۹۵۲ء کے زمیندار کی اشاعت میں لکھا ہے:۔

"سارا قرآن پڑھ جائیے کہیں نبی کو مومن نہیں کہا گیا۔ جہاں بھی مومن کا ذکر آیا ہے وہاں وہی شخص مراد ہوتا ہے جو نبی پر ایمان لا چکا ہوتا ہے۔" (اظہر امرتسری)

ہم قرآن کریم سے صرف تین آیات پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ (موسیٰ علیہ السلام) وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (اعراف ۱۴۴)

۱۔ (ترجمہ) موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر جب ہوش میں آئے تو انہوں نے کہا پاک ہے تو۔ توبہ کی میں نے تیرے حضور اور میں مومنوں سے پہلا ہوں۔

۲۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (یونس ۱۰۵)

۲۔ (ترجمہ) کہہ دے (اے نبیؐ) اے لوگو اگر میرے دین کے متعلق شک میں ہو تو سنو۔ پس میں ان چیزوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم سوائے اللہ کے عبادت کرتے ہو۔ لیکن میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روح قبض کرتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں سے ہوں۔

۳۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ (بقرہ ۲۸۶)

۳۔ (ترجمہ) جو کچھ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا۔ محمد رسول اللہ اور دیگر مومنین اس پر ایمان لائے ہیں اور تمام (جن میں محمد صلعم بھی شامل ہیں) ملائکہ اور کتب الٰہیہ اور رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔

مسلمانو! ان آیات کو پڑھئے اور غور کیجئے کہ جو چوٹ ظفر علی خان صاحب کے مفتی اظہر امرتسری نے کی ہے۔ اس کی زد کہاں کہاں جا کر پڑتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

جس کے بظاہر اسباب دفاعی نظر آتے ہوں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدہ پر حسن ظن رکھتے ہوئے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف نہیں کرتے تھے۔ ان ظاہری اسباب پر اعتبار نہ کریں اور مذکورہ بالا عام اصول کے مطابق اس کو عام دفاعی جنگ کے سلسلہ کی ہی کڑی خیال کریں جس کی ابتداء ایران اور روم نے کی۔ کیونکہ جہاں جہاں تک ان دونوں سلطنتوں کے پاؤں پھیلے ہوئے تھے وہاں وہاں ان کی قوت کو ختم کرنا فی الواقعہ ضروری ہو گیا تھا۔ تا کہ وہ دائمی خطرہ جو انہوں نے اسلام کے لئے پیدا کر دیا تھا وہ مٹ جائے۔

اس وقت ہم اس عہد کی تمام تاریخ کا جائزہ نہیں لے سکتے اور نہ اس مختصر مضمون میں ایسی تفصیلات کی گنجائش ہو۔ ایسی صورت میں مندرجہ بالا اصولوں کے مطابق ہر ایک مطالعہ کر سکتا ہے۔

صاحب مکتوب نے لکھا ہے کہ ہم کوئی ایسی مثال پیش کریں کہ کسی ایسے غیر مسلم ملک سے جنگ نہ کی گئی ہو جس نے تبلیغ اسلام کی راہ میں روک اوٹ نہ ڈالی ہو۔ یا کم از کم غیر جانبدار رہا ہو تو اس کے جواب میں ہم حبشہ کا ملک پیش کرتے ہیں۔ اگر مودودی صاحب کا نظریہ درست ہو تو ضرور تھا کہ پہلے مسلمان نجاشی کی وفات کے بعد حبشہ پر حملہ ہوتا جو بہت قریب ہونے کے ساتھ ساتھ روم اور ایران

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد منشی نور محمد صاحب احمدی پاکپتن عرصہ سے بخار سخت بیمار ہیں بے چینی اور گھبراہٹ بہت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد اشفاق واقف زندگی حال دمشق۔ پاکپتن ماسٹر محمد اشرف صاحب ۲ ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔
خورشید احمد اسرائیلی انسپکٹر بیت المال صوبہ گجرات۔ (۳) محمد عبداللہ خان صاحب ولد منشی امیر محمد صاحب ساکن جوڑیاں متصل سیالکوٹ سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ رانا بشیر احمد کنری کا سندھ (۴) خاکسار امسال بی۔ اے کے امتحان میں شرکت کر رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کی شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
خواجہ محمد شریف ارشد چکوالی ۲۴ لارنس روڈ لاہور

ہو کی نسبت بہت کمزور تھا۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جو عیسائی خاندان اس عہد میں حبشہ پر حکمران تھا۔ آج بھی وہی عیسائی خاندان اس پر حکمران ہے؟

روزنامہ
الفضل
۱۸ مئی ۱۹۴۹ء

عہدِ نبوت و خلافت راشدہ کی جنگیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوست لکھتے ہیں:۔

"جناب نے اپنے مقالہ افتتاحیہ "کیا اسلامی نظام جبر سے قائم ہوا؟" مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء کے آخری پیرے میں فرمایا ہے۔ کہ "بلکہ اس لئے کہ ان نظامہائے باطل نے تلوار سے اسلام کو مٹا دینے کی پیہم کوششیں کیں" یہ درست ہے۔ لیکن جماعت اسلامی کے رکن کہتے ہیں۔ کہ بات اسلامی تاریخ سے ثابت نہیں۔ بلکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جن فتوحات کے لئے تلوار اٹھائی۔ وہ دفاعی جنگ کے لئے نہ تھی۔ بلکہ کفر کو مٹانے کے لئے تھی۔ ورنہ تاریخ سے ثابت کیا جاوے کہ خلفائے راشدہ اور ان کے بعد عرب ممالک۔ ایران۔ روم۔ سپین میں جو فتوحات ہوئیں۔ ان کی ہر ایک جنگ کی ابتدا غیر مسلموں نے کی۔ یا کوئی ایسا فعل کیا۔ جس سے مسلمانوں کو تلوار اٹھانی پڑی۔ چونکہ عوام تاریخ اسلامی سے ناواقف ہیں۔ اس لئے فوراً ان کے پھندے میں آجاتے ہیں۔ کیا آپ اتنی زحمت گوارا نہیں فرمائیں گے۔ کہ کم از کم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانے کی جنگوں کی ابتدا غیر مسلموں کی جانب سے ثابت فرماویں۔ تاکہ تمام احمدی احباب الفضل کے ذریعہ اس مسئلے سے واقف ہو جاویں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسی مثال ہو۔ کہ کسی ایسے غیر مسلم ملک سے جنگ نہ کی گئی ہو۔ جس نے اسلام کی تبلیغ کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالی ہو۔ یا کم از کم غیر طرفدار رہا ہو۔"

عرض ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا تھا۔ اس کا اطلاق عہد نبوت اور عہد خلافت راشدہ پر ہوتا ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد بادشاہی شروع ہو گئی تھی۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس عہد میں جو کچھ ہوا۔ اس کا حقیقی اسلام بھی ذمہ دار نہیں ٹھیرایا جا سکتا۔ باقی رہا عہد نبوت و خلافت راشدہ۔ تو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ سب سے پہلی چیز جس پر ہماری نظر جانی چاہیئے۔ قرآن کریم ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ آپ کا خلق قرآن کریم تھا۔ پھر تمام محدثین علیہم الرحمۃ کا اس بات پر اجماع ہے۔ کہ جو حدیث قرآن کریم کے خلاف ہو۔ وہ قابل قبول نہیں ہے۔ اور تاریخ کا درجہ تو احادیث سے بہت نیچے ہے۔ اگر جماعت اسلامی کے افراد اپنا نظریہ کہ محض کفر کو مٹانے کے لئے بھی پر امن نظامہائے باطل پر تلوار سے حملہ کیا جا سکتا ہے ثابت کرنا چاہتے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ پہلے یہ اصول قرآن کریم سے ثابت کریں۔

جہاد فی سبیل اللہ کا مسئلہ اتنا اہم ہے۔ کہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے باقی اصول تو اس کے متعلق قرآن کریم میں بالوضاحت بیان فرما دیئے ہوں۔ مگر یہ اصل جس کو جماعت اسلامی نے جہاد فی سبیل اللہ کا بنیادی اصول بنا لیا ہے۔ اس کا اس میں کوئی ذکر اذکار نہ ہو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرات ابوبکر صدیق و عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہم یا دوسرے خلفائے راشدین کس طرح قرآن کریم کے خلاف عمل کر سکتے تھے۔ اگر اسلامی جماعت والے اپنا نظریہ قرآن کریم سے ثابت نہیں کر سکتے۔ تو ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ تاریخ ان کو کس طرح مدد دے سکتی ہے۔

لفرض محال اگر تاریخ سے جو ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ ثابت نہ ہو سکے۔ کہ کسی خاص لڑائی میں دفاعی جنگ کے لئے تلوار نہیں اٹھائی گئی تھی۔ تو اس سے یہ نتیجہ کس طرح برآمد کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ لڑائی اس نظریہ کے مطابق ہوئی تھی۔ جو مودودی صاحب نے پیش کیا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ کفر کو مٹانے کے لئے تھی۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دفاعی جنگیں بھی کفر کو مٹانے کے لئے ہی کی گئیں تھیں۔ جو لوگ اسلام کو تلوار سے دبا دینا چاہتے تھے۔ وہ لا اکراہ فی الدین کے منکر تھے۔ ان کا مقابلہ کرنا اس قسم کے کفر کو مٹانا ہی سمجھا جائے گا۔

ہمیں جس بات پر اعتراض ہے وہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے نزدیک "تلوار سے پر امن نظامہائے باطل پر حملہ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔" سو یہ نظریہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور جس طریقہ سے اسکو قرآن کریم سے ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ سراسر غیر منصفانہ ہے۔ مثال کے طور پر ہم مندرجہ ذیل آیات پیش کرتے ہیں۔ ان آیات میں جہاد فی سبیل اللہ کے بعض بنیادی اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ کی راہ میں ان کے مقابلہ میں لڑو۔ جو تم سے لڑتے ہیں۔ مگر زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جہاں کہیں وہ تمہارے سامنے آئیں ان سے لڑو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے۔ تم ان کو وہاں سے نکالدو۔ کیونکہ فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔ اور ان سے مسجد الحرام کے پاس اس وقت تک نہ لڑو۔ جب تک وہ خود اس امر پر مسابقت نہ کریں۔ اگر وہاں بھی لڑیں تو تم بھی لڑو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔ لیکن اگر وہ باز آجائیں۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ غفور الرحیم ہے۔ اور ان سے اس وقت تک لڑو۔ کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ تعالےٰ کے لئے ہو جائے۔ پھر اگر باز آجائیں۔ تو سوا ظالموں کے گرفت نہیں ہوگی۔ عزت والے مہینہ کے بدلہ میں عزت والا مہینہ اور تمام واجب الحفاظت چیزیں برابر کا بدلہ رکھتی ہیں۔ پھر جس نے تم پر زیادتی کی۔ تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی کہ انہوں نے تم پر کی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔ (بقرہ ۱۹۱-۱۹۵)

اب قرآن کریم کی ان مبین آیات میں سے مودودی صاحب صرف اتنا ٹکڑا الگ کر لیتے

قاتلوھم حتیٰ لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔

ظاہر ہے۔ کہ اگر اس ٹکڑے کو اپنے ماحول سے جدا کر لیا جائے۔ تو آدمی جس طرح کی عمارت چاہے اس پر تیار کر سکتا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب نے قرآن کریم کے جن ٹکڑوں پر اپنے نظریہ کی بنیاد رکھی ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ آپ لفظ فتنہ کو عام کر دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ تمام نظامہائے باطل فتنہ ہیں۔ اس لئے ان کو تلوار سے مٹانا اسلامی جماعت کا فرض ہے۔ اب اگر اس ٹکڑے کو اپنے ماحول میں رکھ کر پڑھا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ناممکن ہو جاتے ہیں۔ جو مودودی صاحب لیتے ہیں۔ اور آیات محولہ بالا آپ کے نظریہ کی دھجیاں اڑا دیتی ہیں۔ اور صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ اس ٹکڑے کا مطلب وہ نہیں ہے جو مودودی صاحب لیتے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک لا اکراہ فی الدین کی فضا پیدا نہ ہو جائے۔ اور دین کا اختیار کرنا یا نہ کرنا جبر پر نہیں بلکہ صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ان سے لڑتے رہو۔ جو تلوار کے زور سے اسلام کو دبا دینا چاہتے ہیں۔ جب وہ واقعی ایسا کرنا چھوڑ دیں۔ تو تم بھی فوراً اپنا ہاتھ روک لو۔

ہم نے یہ مثال اس لئے پیش کی ہے۔ کہ اس میں بعض بنیادی اصول جہاد فی سبیل اللہ کے اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اب جہاں بھی کفار سے جنگ کرنے کا حکم قرآن کریم میں ہوگا۔ وہ انہی اصولوں کی پابندی کے ساتھ ہوگا۔ جب تک وہاں خاص طور پر ان اصولوں کی تردید موجود نہ ہو۔ جماعت اسلامی والوں سے ہمارا مطالبہ اول تو یہی ہے۔ کہ وہ قرآن کریم سے اپنا اصول یا نظریہ ثابت کریں۔ اور کوئی آیت قرآن مجید سے دکھلائیں۔ جس سے ان کا اصول نکلتا ہو۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ اسکو اپنے ماحول میں رکھ کر آپ کے اصول کی تردید قرآن مجید کے اسی حصہ سے کر دیں گے۔

جب قرآن کریم سے مودودی صاحب کے نظریہ جبریہ کی صریح تردید ہوتی ہے۔ تو پھر تاریخ کا سہارا لینا جو محض ظنی چیز ہے۔ جس کا مرتبہ حدیث سے بہت کم تر ہے۔ کیا معنی رکھتا ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔ کہ تاریخ اس معاملہ میں بالکل خاموش ہے۔ اور اس سے حق پر بالکل روشنی نہیں پڑتی۔ لیکن تاریخی واقعات ان کے اسباب اور نتائج سمجھنے کے لئے بھی غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلی بات جو اہم ہے۔ وہ یہ ہے کہ عہد نبوت اور عہد خلافت راشدہ میں جو بات بھی قرآن کریم کے خلاف ہوگی۔ اس کو رد کر دیا جائے گا۔ جب احادیث اس اصول کے مطابق رد کی جا سکتی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ تاریخی باتوں کو اس اصول کے پیش نظر مردود نہ سمجھا جائے۔

دوسری بات جو اس ضمن میں ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو جنگیں قیصر و کسریٰ یا ان کے مقبوضات کے خلاف عہد نبوت و خلافت راشدہ میں ہوئیں۔ ان سب کو ایک ہی سلسلہ کی مختلف تدریجی کڑیاں سمجھنا پڑیگا۔ اگر ابتدا ایران روم کی طرف سے ثابت ہو جائے۔ اور ثابت ہو جائے۔ کہ مسلمانوں نے دفاع کے لئے تلوار اٹھائی تھی۔ تو آخر تک تمام سلسلہ کو دفاعی سمجھا جائیگا۔ کیونکہ جس طاقت نے اسلام کو تلوار سے دبانے کے لئے ابتدا کی۔ جب تک اسکی وہ خطر انگیز صورت قائم رہے۔ اور خطرہ پیدا کرنے کے لئے تلی رہے۔ اس پر مسلمہ جنگی اصول کے مطابق موقعہ کے لحاظ سے حملہ کرنا جارحانہ حملہ نہیں سمجھا جائیگا۔ بلکہ دفاع ہی کی ایک صورت تصور ہوگی۔ لیکن ہم اس اصول کو کھینچ کر ان نظاموں پر نہیں چسپاں کر سکتے۔ جنہوں نے عمداً اسلام کو تلوار کے ساتھ دبانے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ اور یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ چونکہ تمام نظامہائے باطل کبھی نہ کبھی اسلام کو تلوار سے دبانے کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ان کا قلع قمع جائز ہے۔ کیونکہ اسلام خیالی امکانات کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ وہ تو کہتا ہے کہ اگر واقعی خطرہ جاتا رہے۔ تو تم بھی تلوار ہاتھ سے رکھ دو۔ جہاں تک ہم نے اس عہد کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمیں یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جتنی بھی جنگیں خلافت راشدہ کے اختتام تک ایران و روم سے ہوئیں۔ ان ممالک سے مسلمانوں کو واقعی خطرہ رہا ہے۔ اگر مسلمان بڑھ کر ان کو شکست نہ دیتے۔ تو وہ ضرور مسلمانوں پر چڑھ آتے اور ان کا نعوذ باللہ نام و نشان مٹا دیتے۔

ہم نے اس عہد کی تاریخ کو جانچنے کا ایک عام اصول بیان کر دیا ہے۔ اس عہد کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والا اگر اس عام اصول کو مدنظر رکھیگا۔ تو عرب ممالک ایران۔ روم اور سپین کی فتوحات کے اسباب یقیناً قرآن کریم کی محولہ بالا آیات کی روشنی میں صحیح اور جائز ثابت ہوں گے۔ اب اگر مخالف اس عہد کی کوئی ایسی جنگ کا حوالہ دے

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

مساواتِ اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

(از سیرت خاتم النبیین حصہ سوم جزو اول مصنفہ حضرت بشیر احمد صاحب ایم اے)

(۳)

مجلسوں میں مل کر بیٹھنے سے متعلق بھی اسلام یہی سنہری تعلیم دیتا ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی بڑا شخص مجلس میں آئے تو کسی چھوٹے شخص کو اٹھا کر اس کی جگہ اس کو دیدی جائے چنانچہ حدیث میں آتا ہے:-

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ اٰخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا (بخاری کتاب الادب)

یعنی "آنحضرت صلعم اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اس لئے اٹھایا جائے کہ تا اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص بیٹھ جائے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر جگہ تنگ ہو اور زیادہ آدمی آجائیں تو ہر سب سمٹ سمٹ کر آنیوالوں کے لئے جگہ نکال لیا کرو۔"

یہی اصول نمازوں کے موقعہ پر مسجدوں میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جہاں کسی شخص کے لئے کوئی جگہ ریزرو نہیں ہوتی۔ اگر ایک خادم پہلے آتا ہے تو وہ پہلی صف میں جگہ پائے گا اور اگر ایک آقا پیچھے پہنچتا ہے تو وہ آخری صف میں بیٹھے گا۔ غرض خدا کے گھر میں امیر وغریب۔ خادم و آقا۔ حاکم و محکوم طاقتور اور کمزور سب برابر ہوتے ہیں۔ اور کوئی امتیاز ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا تھا جس میں آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ اس طرح مل جل کر بیٹھتے تھے کہ بعض اوقات ایک اجنبی شخص کے لئے آپ کی مجلس میں اس بات کا جاننا اور پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا کہ آپؐ کون ہیں اور کہاں بیٹھے ہیں۔ (بخاری باب الہجرت)

خادم و آقا کے تعلقات

خادم و آقا کے تعلقات کا سوال بھی ایک بہت اہم سوال ہے مگر چونکہ اس سوال کے متعلق کتاب ہذا کے حصہ دوم (صفحہ ۴۰ تا ۴۲۶) میں مسئلہ غلامی کی ذیل میں اصولی بحث گذر چکی ہے۔ اس لئے اس جگہ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں صرف اس قدر اشارہ کافی ہے کہ خادموں اور غلاموں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بھی اسلام نے نہایت تاکیدی ہدایتیں دی ہیں۔ مثلاً آقاؤں کو ہوشیار کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں:-

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (صحیح مسلم کتاب الامارہ نیز مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۵۴)

یعنی "تم میں سے ہر شخص کو ہوشیار رہنا چاہیئے کیونکہ ہر شخص سے اس کے ماتحت لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔"

اور خادموں اور آقاؤں کی درمیانی خلیج کو پاٹنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

اِنَّ اِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔ (بخاری کتاب العتق)

یعنی "تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں۔ پس جب کسی شخص کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنے خادم بھائی کو اس کھانے میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دے جو وہ خود کھاتا ہے اور اس لباس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دے جو وہ خود پہنتا ہے۔ اور اے مسلمانو! تم اپنے خادموں کو کوئی ایسا کام نہ دیا کرو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر کبھی مجبوراً انہیں کوئی ایسا کام دینا پڑے تو پھر اس کام میں خود بھی ان کی مدد کیا کرو۔"

یہ حدیث جیسا کہ اس کے الفاظ اور اسلوب بیان سے ظاہر ہے ایک نہایت اہم اور اصولی حدیث ہے۔ اور "ان کی مدد کیا کرو" کے الفاظ میں یہ اشارہ بھی ہے کہ کام ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اگر خود آقا کو کرنا پڑے تو وہ اسے اپنے لئے موجب عار سمجھے بلکہ ایسا ہونا چاہیئے جسے خود آقا بھی کر سکتا ہو اور کرنے کو تیار ہو۔ گویا اس حدیث میں خادموں کے ساتھ حسن سلوک اور برادرانہ برتاؤ کی تلقین کے علاوہ یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ کسی مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ کسی کام کو اپنے لئے موجب عار سمجھے یا یہ خیال کرے کہ یہ کام صرف خادم کے کرنے کا ہے میرے کرنے کا نہیں۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم ہر قسم کا کام خود اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے اور کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے۔ (بخاری مسند احمد جلد ششم صفحہ ۱۲۲) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اوپر کی حدیث میں جو خَوَل کا لفظ آیا ہے وہ عربی محاورہ کے مطابق نوکروں اور خادموں پر بولا جاتا ہے۔ اس طرح اس حدیث میں گویا ایک نہایت وسیع مضمون مدنظر رکھا گیا ہے۔ بہرحال اسلام نے آقاؤں اور خادموں کے تعلقات کو بھی بہترین بنیاد پر قائم کیا ہے۔

بیاہ شادی کے معاملات میں اسلامی تعلیم

بیاہ شادی کا سوال بھی تمدنی تعلقات میں ایک اہم سوال ہے مگر افسوس کہ دنیا داروں نے اس میدان میں بھی اپنے خیال کے مطابق مختلف معیار بنا رکھے ہیں اور عموماً یہی رشتہ ہے کہ مومن ایک نیک معیار سمجھا جاتا ہے۔ سو اس کے متعلق ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔ (بخاری کتاب النکاح)

یعنی "ایک عورت کے ساتھ چار خیالات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔ یا تو دولت کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کیا جاتا ہے اور یا حسن وجمال کی وجہ سے انتخاب کیا جاتا ہے اور یا اخلاق اور دینی حالت کی بنا پر انتخاب کیا جاتا ہے۔ لیکن اے مرد مومن تو ہمیشہ بیوی کا انتخاب دینی اور اخلاقی بنا پر کیا کر اور ذاتی اوصاف اور ذاتی نیکی کے پہلو کو ترجیح دیا کر ورنہ یاد رکھ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلودہ رہیں گے۔"

یہ وہ مبارک تعلیم ہے جو نہ صرف مسلمانوں کے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے بلکہ ان کی نسلوں کو بھی دین و دنیا کی ترقی دینے کی بنیاد بننے کا معیاری ذریعہ ہے اور آنحضرت صلعم کا ذاتی نمونہ بھی اس معاملہ میں یہ ہے کہ آپ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ بنت جحشؓ کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کے ساتھ کر دی تھی۔ اور اس معاملہ میں عربوں کے قدیم رسم ورواج اور خیالات کی قطعاً پرواہ نہ کی۔ اسی طرح خود آپؐ نے عربوں کی ہر معروف قوم میں شادی کی یعنی قریش میں بھی کی اور غیر قریش میں بھی کی۔ اور بنی اسرائیل میں بھی کی۔ اور عرب میں یہی تین قومیں آباد دکھتی تھیں۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل کے مسلمان اپنی قوم سے باہر شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ مثلاً ایک سید اس بات پر مصر ہوتا ہے کہ اس کی لڑکی صرف سید کے گھر جائے۔ اور ایک راجپوت کا اس بات پر اصرار ہوتا ہے کہ اس کی لڑکی صرف راجپوت کی بیوی بنے۔ اور ایک مغل نے اس بات کو ضروری سمجھا ہے کہ اس کی لڑکی صرف مغل کے ساتھ بیاہی جائے اور اس طرح آنحضرت صلعم کی زریں تعلیم اور آپؐ کے مبارک اسوہ کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔

مرد و عورت میں حقوق کی مساوات

پھر مساوات کی بحث میں مرد و عورت کی مساوات کا سوال بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یعنی جہاں آجکل ایک طبقہ عورت کو جوتی کی طرح اپنے پاؤں کے نیچے رکھنا چاہتا ہے تو وہاں دوسرا طبقہ اسے ایسی آزادی دینے پر تلا ہوا ہے کہ گویا وہ ہر لحاظ سے ہی خاوند کی نگرانی سے باہر ہو گئی ہے اور پھر یورپ کا ایک طبقہ اسلام کی طرف یہ تعلیم بھی منسوب کرتے ہوئے نہیں شرماتا کہ اسلام عورت میں روح بھی تسلیم نہیں کرتا گویا وہ صرف مشینوں کی طرح کا ایک نمونہ ہے جس کی زندگی اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ مگر قرآن شریف ان ساری باطل خیالات کی تردید فرماتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے تو اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مرد و عورت اپنے اعمال کی جد و جہد اور ان کے نتائج کے حصول میں برابر ہیں اور سب کے اعمال کا نتیجہ یکساں نکلنے والا ہے چنانچہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ۔ (آل عمران رکوع ۲۰)

یعنی "اے لوگو! میں تمہارا خالق و مالک ہوں میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ کیونکہ تم سب ایک ہی نسل کے حصے اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہو۔"

اور خاوند بیوی کے مخصوص حقوق کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ (سورہ بقرہ ع ۲۸)

یعنی "جس طرح خاوندوں کے بعض حقوق بیویوں کے ذمہ ہیں اسی طرح بیویوں کے بعض حقوق خاوندوں کے ذمہ بھی ہیں۔"

اس قرآنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ حقوق اور ذمہ داریوں کے معاملہ میں میاں بیوی برابر ہیں کہ کچھ پابندیاں خاوند کے ذمہ لگا دی گئی ہیں اور کچھ پابندیاں بیوی کے ذمہ لگا دی گئی ہیں اور دونوں اپنی اپنی ذمہ داریوں کے متعلق پوچھے جائیں گے۔

مگر چونکہ انتظامی لحاظ سے گھریلو زندگی کی باگ ڈور بہرحال ایک ہاتھ میں رہنی ضروری ہے اس لئے اس جہت سے قرآن شریف فرماتا ہے:-

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ (سورۃ نساء رکوع ۶)

یعنی "گھریلو زندگی میں مردوں کو عورتوں پر امیر اور نگران رکھا گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فطری قویٰ میں مردوں کو فضیلت عطا کی ہے اور پھر عورتوں کے اخراجات کی ذمہ واری بھی انہی پر ہے۔ پس نیک بیویوں کو بہرحال اپنے خاوندوں کا فرمانبردار رہنا چاہیئے۔"

لیکن اس انتظامی فرق کو ایک طرف رکھتے ہوئے آنحضرت صلعم بیویوں کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق فرماتے ہیں:-

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ (بخاری کتاب النکاح)

یعنی "تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے۔ اور خدا کے فضل سے میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔"

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان اور عربی زبان

پاکستان کی موجودہ آزادی عربی نصاب میں تبدیلی کا تقاضہ کرتی ہے

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ اسلام مقیم دمشق)

دمشق صحافت میں خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ پاکستان کے ارباب بست و کشاد عربی زبان کی تدریس و ترویج کے لئے کوشاں ہیں جہاں تک پاکستان میں عربی زبان کی تعلیم کا تعلق ہے یہ تجویز من جمیع الوجوہ نتائج مفیدہ کی حامل ہے۔ مگر پاکستان کی حریت و آزادی اور عرب ممالک کے پڑوسی ہونے کی حیثیت سے عربی نصاب میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ پاکستان منصۂ شہود پر آکر ایک مستقل حکومت بن چکا ہے۔ اور وہ دنیا کی سب سے بڑی سیاسی کمیٹی یو۔ این۔ او کا ممبر بھی ہے۔ دنیا میں پانچویں نمبر پر اس حکومت کا شمار کیا گیا ہے۔ اور پھر پاکستان سب سے بڑی اسلامی حکومت ہے۔ اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ عربی زبان کے تعلیمی نصاب میں ایسے طور پر تغیر و تبدل کیا جائے۔ جس سے نئی پود علوم مروجہ کی تحصیل کے ساتھ ساتھ انٹرنیشنل معاملات میں اپنی دماغی لیاقتوں و قابلیتوں کو بھی دکھا سکے۔

موجودہ نصاب

بلاشبہ پاکستان میں عربی زبان کی درسگاہیں موجود ہیں۔ مگر نصاب حاضرہ ایک آزاد مملکت کے طلباء کے لئے نہ صرف غیر مفید ہے بلکہ طلباء میں ملال نفرت و بعد پیدا کرنے والا ہے۔ کوئی دلچسپی اور دلبستگی اس میں مفقود ہے۔ راقم پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری کا حامل ہے۔ اس لئے میں جو کچھ بھی تحریر کروں گا۔ وہ ذاتی تاثرات و احساسات کی بنا پر ہوگا۔ موجودہ نصاب عربی میں ذیل کی خامیاں پائی جاتی ہیں۔

(۱) نصاب حاضرہ میں ایسی کتب موجود ہیں۔ جن کی تدوین و ترتیب کئی سو سال پیشتر ہوئی۔ جبکہ قدیم دنیا موجودہ زندگی اور اس کے لوازمات سے کلیۃً مختلف تھی۔ اور صرف اسی زمانہ کے احوال مخصوصہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتب احاطۂ تحریر میں لائی گئیں۔ اور آج یہ کتب جن کے دکھانے کے لئے خاص قوت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ عرب ممالک کے مدارس میں تو کجا کتب خانوں میں بھی معدوم ہیں۔ اور عربی ادب کے اسلوب جدید و قدیم میں نمایاں فرق ہے۔

(۲) کتب قدیمہ میں ذہنی ترتیب اور تعلیمی اصول و قواعد کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اور اس قسم کی کتب دماغی و ذہنی ترقی کے لئے نہ صرف سم قاتل ہیں۔ بلکہ علم النفس کی رو سے حیات انسانی کے پروگرام میں پراگندگی و انتشار کا باعث ہیں۔

(۳) موجودہ عربی نصاب کا طالب علم ملکی اور قومی ترقی میں حصہ وافر نہیں لے سکتا۔ کیونکہ جو اس کی

مندرجہ بالا خوبیوں کے حامل ہیں۔ وہ موجودہ نصاب میں مفقود ہیں۔ بلکہ مجھے یوں کہنا چاہیئے۔ کہ یہ کتابیں اس قسم کا شعور ہی پیدا نہیں کرتیں۔

(۴) موجودہ عربی کتب کے مطالعہ سے قوت استنتاج و استنباط پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ برعکس قدرے جمود کی حالت پیدا کرتی ہیں۔ جس کورس کے ذریعہ طالب علم استدلال اور استنباط جیسی خوبی حاصل نہ کر سکے۔ یقیناً ایسا طالب علم عملی میدان میں اپنے جوہر دکھلانے سے قاصر ہے۔ اور اس کی قوت عقلیہ و فکریہ میں رکاوٹ۔

(۵) فطرت انسانی تنوع اور تجدد کا تقاضا کرتی ہے۔ اس لئے عربی ادب میں جدت پیدا کرنے کی لامحالہ ضرورت ہے۔ آج مصر لبنان و شام میں عربی ادب کی ایسی شاندار مفید کتب شائع کی جا رہی ہیں۔ جو معاشیات۔ اقتصادیات۔ اجتماعیات اور سیاسیات پر مشتمل ہونے کے علاوہ ادبی خوبیوں کی بھی حامل ہیں۔ مگر ہمارے ہاں وہی چھکڑا اور گڈا رینگتا ہوا جا رہا ہے۔ اور اس کا ہانکنے والا اونگھ رہا ہے۔ اور پھر افسوس کہ کسی طبقہ کی طرف سے عربی زبان کی اس کس مپرسی پر احتجاج نہیں کیا جاتا۔ نہ ہی اساتذہ کی طرف سے اور نہ ہی تلامذہ کی طرف سے حالانکہ حریت ضمیر ان حالات کا مقابلہ کرنے کی چلا چلا کر دعوت دے رہی ہے۔

(۶) موجودہ کورس طالب علم کو عملی میدان میں لانے سے قاصر اور مانع ہے۔ گذشتہ ایام میں میری ملاقات عبد الوہاب عزام بک پروفیسر فواد الاول یونیورسٹی مصر سے ہوئی۔ (آپ عبد الرحمن عزام پاشا جنرل سیکرٹری عرب لیگ کے چھوٹے بھائی ہیں) آپ نے پنجاب یونیورسٹی کے عربی نصاب کے متعلق یوں کہا۔ کہ یہ کورس آسان کو مشکل۔ قریب الفہم کو بعید الفہم اور دلچسپی کو نفرت و کراہیت سے بدلنے والا ہے۔

اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ عربی زبان کے نصاب میں ایسی خوبیاں پائی جائیں۔ جس کے ذریعہ طالب علم سہولت سے گفتگو کر سکے۔ اور تقریر کر سکے۔ نیز علوم مروجہ کے بارہ میں اپنے خیالات و اعتقادات کو پیش کر سکے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ نصاب کی چھان بین کر کے جدت نہ پیدا کی جائے۔ اور حکومت کی طرف سے بھی اس سلسلہ میں حوصلہ افزائی کی جائے۔ تا عربی زبان کے طلباء پاکستان کے لئے فخر و سرور کا باعث ہو سکیں۔

ہماری تبلیغی جد و جہد

رپورٹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۴۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نو مبایعین میں سے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ ۱۴۸ اور احباب جماعتہائے احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۹۲ احمدی ہوئے۔ مبلغین اور احباب جماعتہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(انچارج بیعت ربوہ)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مولوی محمد منیر صاحب مبلغ	۱۰۰	ماسٹر خیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ورنیکلر مڈل سکول ونساوے وولہ	۱
چودھری عطاء اللہ صاحب مبلغ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۶	ڈاکٹر احمد دین صاحب پراونشل سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کنری (سندھ)	۱
چودھری محمود احمد صاحب مبلغ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۱۰	جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد دکن	۱
مولوی احمد رشید صاحب مبلغ مالابار	۶	محمد عبد اللہ صاحب پنشنر دفتر بیت المال	۱
مولوی عبد اللطیف صاحب مبلغ مدرسہ چھٹہ ضلع گوجرانوالہ	۱	مولوی شیر محمد صاحب سکرٹری تبلیغ جبوکے ضلع لائل پور	۲
مولوی غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سندھ	۷	ملک فتح محمد صاحب منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات	
قاضی محمد حنیف صاحب مبلغ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا	۱	پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۲
مولوی احمد علی صاحب ناصر مبلغ چک شیرکا ضلع لائل پور	۱	چودھری محمد ابراہیم صاحب ڈنگہ ضلع گجرات	۱
مولوی بشیر محمد صاحب المعروف [illegible] مبلغ منگو تارڑ ضلع شیخوپورہ	۴	ناظر حسین صاحب سیالکوٹی	۱
مرزا حسام الدین صاحب مبلغ بستی وریام ضلع جھنگ	۱	عبد الخالق صاحب لاڑکانہ (سندھ)	۱
سید علی اصغر شاہ صاحب مبلغ چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا	۱	چودھری عبد الخالق صاحب سیالکوٹ	۱
جناب عبد المنان صاحب احمدی کیرنگ اڑیسہ	۱	ملک غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈوری ضلع سیالکوٹ	۱
چودھری فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول بھکر ضلع میانوالی	۱	فضل الرحمن صاحب ٹیلر سیالکوٹ	۱
غلام باری صاحب سیف واقف زندگی	۳	چودھری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ	۱
		مولوی دل محمد صاحب لائل پور	۱
		عابدہ بیگم صاحبہ بنت چودھری ابو الہاشم خان صاحب	۲

موصیوں کے لئے اعلان

حسب ذیل مستورات کی وصایا منظور ہو گئی ہیں۔ سرٹیفکیٹ تیار ہیں۔ اپنا پتہ بھیجکر منگوا لیں۔

(۱) غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ چودھری غلام جیلانی خاں صاحب بیگم پور کنڈھی ضلع ہوشیارپور (۲) احمد جان صاحبہ زوجہ عبد الستار خاں صاحب سرڑوعہ ضلع ہوشیارپور۔ (۳) امۃ الغفور بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبد الرحمن خان صاحب کالا گڑھ ضلع ہوشیارپور۔ (۴) امۃ السلام بیگم صاحبہ زوجہ شیخ فتح الرسول صاحب گارڈن ٹاؤن دہلی۔ (۵) رحمت بی بی صاحبہ زوجہ دولت خان صاحب ککڑ بیری ضلع گورداسپور۔ (۶) حسین بی بی صاحبہ زوجہ ماسٹر ودھاوے خاں صاحب دار الفضل قادیان۔ (۷) فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ جان محمد صاحب دار الشکور قادیان (۸) ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں سعید احمد صاحب ملازم پولیس جالندھر۔ (۹) خورشید خانم صاحبہ زوجہ ملک افتخار احمد صاحب بنگلور۔ (۱۰) سعیدہ صدیقہ صاحبہ بنت غلام رسول صاحب ٹھیکیدار قادیان۔ (۱۱) طفیل بیگم صاحبہ زوجہ حکیم فضل محمد صاحب بیرسیاں ضلع جالندھر۔ (۱۲) عنایت بیگم صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب [illegible] (۱۳) محمد بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب سٹھیالی ضلع گورداسپور۔ ان کے علاوہ عبد الحمید صاحب [illegible] بھی اپنا پتہ بھیجکر اپنا سرٹیفکیٹ منگوا لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر ان کے متعلق کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت ۱۰۵۵۸ ۔ میں محمد یوسف ولد بابو غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کلرک ریلوے عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن برٹش ایسٹ افریقہ نیروبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ ۳۰۰/- شلنگ پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس میں کوئی کمی و بیشی ہو۔ تو اس کی اطلاع انشاء اللہ دیتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں بوقت وفات میری جو جائداد بھی منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: محمد یوسف کلرک ریلوے K. U. R. Nairobi Kenya گواہ شد: محمد عارف بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی۔ گواہ شد: نور الحق نور واقف زندگی مقیم نیروبی گواہ شد: محمد اکرم خان غوری کراچی۔

وصیت ۱۰۵۸۳ ۔ میں چوہدری حیات محمد ولد چوہدری سردار صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن جھاڑو بھڈیار ڈاکخانہ چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ۲۷ کنال اراضی بارانی بلا شرکت غیری قیمتی ۳۶۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز بعد میری وفات کے اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن حقدار ہو گی۔ العبد: نشان انگوٹھا حیات محمد موصی۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری شکر الدین بقلم خود موصی۔

وصیت ۱۰۵۸۷ ۔ میں رحمت النساء بیگم بنت منشی فضل الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد صرف ایک عدد زیور طلائی وزنی پانچ ماشہ قیمت ۴۰/- اور نقد مبلغ یکصد چالیس روپے ۱۴۰/- ہے لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی۔ نیز اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: رحمت النساء بیگم بنت منشی فضل دین صاحب ننگل ضلع جالندھر۔ گواہ شد: فضل دین والد موصیہ۔ گواہ شد: عطا محمد صاحب ... ضلع جالندھر

وصیت ۱۰۵۹۰ ۔ میں شکر الدین صاحب ولد چوہدری میراں صاحب قوم جٹ ساکن سابو بھڈیار عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء جنوری ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی ۲۷ کنال بارانی بلا شرکت غیری واقع موضع سابو بھڈیار قیمتی ۳۶۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد: شکر الدین ساکن سابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری حیات محمد موصی مذکور نشان انگوٹھا۔

وصیت ۱۰۶۰۰ ۔ میں مختار احمد واقف ولد فضل الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر حال مدرسہ احمدیہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس اس وقت مبلغ یکصد چالیس روپے ۱۴۰/- ہیں۔ لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جب آمد شروع ہو گی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات اگر میری کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی۔ نوٹ: میں ابھی طالب علم ہوں۔ العبد: مختار احمد واقف ابن منشی فضل الدین ع ۶۵۴ ب ڈاکخانہ ننگل ضلع جالندھر۔ گواہ شد: فضل الدین حال مقیم ” ۔ گواہ شد: عطا محمد صاحب حال مقیم ”

وصیت ۱۰۶۰۴ ۔ میں حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن طلا نوالہ حال سرکنونڈ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف حق مہر مبلغ ۵۰۰/- پانچسو روپیہ ہے۔ جو ذمہ خاوند ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ حق مہر مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی۔ العبد: حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد عبد اللہ خان حال سرکنونڈ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد صاحب

وصیت ۱۰۶۰۶ ۔ میں رشیم بی بی زوجہ عزت محمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر پچاس ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بلوتولہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی زیورات ہیں۔ حق مہر خرچ کر چکی ہوں۔ صرف میرا لڑکا سلطان احمد مجھے سالانہ مبلغ ۸۰/- روپے دیتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد: رشیم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری سلطان احمد پسر موصیہ

وصیت ۱۰۶۸۱ ۔ میں عائشہ بی بی زوجہ فرزند الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء سکنہ ہتہ دھاریوال ڈاکخانہ او سنجر بہار ڈنگہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔
کانٹے طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمتی ۵۰/-
انام طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمتی ۷۵/-
انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ قیمتی ۲۰/-
اور چاندی کی بیٹریاں پچیس تولے ۲۵/-
حق مہر وصول پا لیا تھا۔ مگر خرچ ہو چکا ہے۔ کل ۱۷۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ العبد: عائشہ بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری سلطان احمد صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بلوتولہ ضلع سیالکوٹ۔

وصیت ۱۰۶۸۵ ۔ میں فاطمہ بی بی زوجہ غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بلوتولہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- دو صد روپیہ وصول شدہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ العبد: فاطمہ بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد: سلطان احمد برادر موصیہ

وصیت ۱۰۷۰۵ ۔ میں سید احمد ولد چوہدری ولیداد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء صحابی ساکن تلواڑہ ڈاکخانہ بدوملی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی پچیس ۲۵ بیگھہ چاہی واقعہ موضع تلواڑہ میں بلا شرکت غیری ہے۔ اور اندازاً پینتیس بیگھہ اراضی واقعہ بدوملی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں بلا شرکت غیری ہے۔

اس میں سے مبلغ ۱۲۰۰/- روپیہ کی اراضی واقعہ بدوملی میں رہن ہے۔ زرعہ ہے۔ اس میں دس بیگھہ بارانی اور پانچ بیگھہ بنجر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔
العبد: سید احمد ولد ولیداد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: مستری دین محمد صاحب

وصیت ۱۰۷۰۷ ۔ میں سلطان احمد ولد عزت محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بلوتولہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے صرف زمیندارہ آمدنی پر گذارہ ہے۔ میں اپنی سالانہ آمدنی جو بھی ہوا کرے گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میری جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اگر وہ مل جائے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: سلطان احمد بقلم خود۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: مولوی غلام رسول امام الصلوٰۃ بلوتولہ ضلع سیالکوٹ۔

وصیت ۱۰۷۱۱ ۔ میں چوہدری عطا محمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن مومن والی ڈاکخانہ بدوملی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں جو تھی وہ موضع نسبر اوال متصل قادیان مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اب میرا گذارہ زمیندارہ آمدنی پر ہے۔ جو کہ اندازاً سالانہ آمدنی مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر مشرقی پنجاب والی جائداد واپس مل گئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: چوہدری عطا محمد احمدی سکنہ مومن والی ڈاکخانہ بدوملی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری غلام محمد صاحب ضلع سیالکوٹ۔

وصیت ۱۰۷۱۴ ۔ میں چوہدری غلام محمد ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مومن والی ڈاکخانہ بدوملی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے جو تھی مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اور اب زمیندارہ سالانہ آمدنی اندازاً ۲۵۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مشرقی پنجاب والی جائداد اگر واپس مل گئی تو اس پر بھی ۱/۱۰ والی وصیت حاوی ہو گی۔ العبد: غلام محمد بقلم خود۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: عطا محمد ولد چوہدری محمد ابراہیم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) کرومائٹ کے ذخائر کے لحاظ سے پاکستان دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ دھات فولاد کی تیاری میں کام آتی ہے۔ اور بلوچستان سرحدی صوبہ اور ریاست چترال میں پائی جاتی ہے۔

(۲) پٹ سن کے ذریعہ پاکستان کو تقریباً ۱۰۰ کروڑ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ اور پھلوں سے بھی تقریباً اتنی ہی آمدنی ہے۔

(۳) سرحدی صوبہ کی چار ریاستوں میں سے چترال اور سوات کا رقبہ چار ہزار میل۔ دیر کا ۳۰۰۰ مربع میل اور امب کا ۲۲۵ مربع میل ہے۔ آبادی ۵۱۸۳۰۰ علاقہ زیادہ تر پہاڑی ہے جہاں سرسبز اور زرخیز وادیاں ہیں۔

(۴) پنجاب یونیورسٹی نے مشرقی افریقہ اور دوسرے بیرونی ممالک کے مسلمان طلبہ کو سائنس اور میڈیکل اور آرٹس فیکلٹی میں سو سو روپیہ کے تین وظیفے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

(۵) شاہی پاکستانی بحریہ کے کیڈٹوں نے جو پچھلے سال رائل نیول کالج ڈارٹماؤتھ میں ٹریننگ کے لئے بھیجے گئے تھے۔ خاندار ترقی کی ہے۔ پاکستانی طلباء میقاتی امتحان میں اول و دوم رہے ہیں۔

(۶) غلہ، بنولہ اور تلہن کی برآمد ممنوع ہے۔ اس کے لئے پرمٹ نہیں دیئے جاتے۔

(۷) پریکٹس کرنے والے ڈاکٹروں کے لئے ہر دو سال کی مدت کے بعد تازہ ترین کورس ہسپتالوں میں وہ بودیں جاری کئے جائیں گے۔

(۸) شہر سیالکوٹ کے چند بازاروں کے نام رسم قومی تاریخی دنوں مثلاً "۳ مئی" "۱۴ ستمبر" پر رکھے گئے ہیں۔ جب اعلان آزادی ہوا تھا۔ ایک اور بازار کا نام "۲۲ مسلم لیگ" ہے۔ مزدوروں کے حقوق کی دفعہ۔

بعض بازاروں کے نام دنیا کے مشہور اہل علم، شہروں اور دریاؤں کے ناموں پر ہیں۔

(۸) کناڈا براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے پروفیسر اے۔ ایس بخاری کو "پاکستان" پر ایک تقریر کرنے کی دعوت دی ہے۔ وہ اس پاکستانی وفد کے رئیس ہیں۔ جو ہائی زبردست ... کانفرنس میں شرکت کے لئے امریکہ گیا ہے۔

(۹) پنجابی مہاجرین کی مالیاتی کارپوریشن کا منظور شدہ سرمایہ تین کروڑ روپیہ ہوگا۔ جو حسب ضرورت، پنجاب حکومت کی طرف سے مہیا کیا جائے گا۔

(۱۰) یکم جون ۱۹۴۹ء سے کراچی میں غلہ کا راشن ۲ سیر ۱۰ چھٹانک فی ہفتہ سے بڑھا کر تین سیر کر دیا جائے گا۔ ایک ہفتہ میں چاول تین سیر تک لیا جا سکے گا۔

(۱۱) کراچی کے چھوٹے چھوٹے ہوٹلوں کے لئے غلہ کے کوٹے مقرر کئے جائیں گے۔

(۱۲) پاکستانی اسکاؤٹس نے پاکستان ہاں پیسفک روڈ پر کیمپ کے قیام کا فیصلہ کیا ہے جس کے تین حصے ہوں گے۔ جن کے نام آسٹریلیا کے مشہور دریاؤں اور جانوروں کے ناموں پر رکھے جائیں گے۔

کار ضبط ہو گئی!

عدن ۱۷ مئی:۔ ایک آدمی پر جس نے موٹروں کے چار جوڑ سے ساحل سے لندن لے جانے کی کوشش کی تھی۔ نہ صرف ۱۵۰ پونڈ جرمانہ کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی کار کو بھی بحق تاج ضبط کر لیا گیا۔ کیونکہ اس نے غیر محصول شدہ سامان کو لے جانے کے لئے اس کار کو استعمال کیا تھا۔ (استقلال)

رشتہ داروں کے پتے مطلوب ہیں

راولپنڈی ۱۷ مئی:۔ مشرقی پنجاب کے رہنے والے درج ذیل سابق فوجیوں کے وارث رشتہ داروں کے پتے نامعلوم ہونے کے سبب ان کی پنشنوں کے کاغذات ... افسر انچارج ریکارڈز راجپوت رجمنٹل سنٹر فتح گڑھ یوپی (انڈیا) کے پاس پڑے ہیں۔ یہ فوجی ۴۵-۱۹۳۹ء کی لڑائی میں کام آگئے تھے۔ ان کے وارث رشتہ داروں کو چاہیئے۔ کہ مذکورہ دفتر سے خط و کتابت کریں۔ تاکہ ان کی پنشنوں کے معاملوں کا فیصلہ کیا جا سکے۔

مشرقی پنجاب میں سابقہ پتہ:۔

رجمنٹل نمبر	عہدہ اور نام	گاؤں	ڈاکخانہ	ضلع
۱۰۷	بہشتی سلیمان	کھیتواس	جھجر	رہتک
۸۵۵۴	سپاہی عبد الغنی	بھدور		ریاست پٹیالہ
۱۲۲۳۴	حوالدار علی محمد	صاحب پور	بٹالہ	گورداسپور
۱۳۱۵۲	نائک امیر دین	اجبڑام	اجبڑام	ہوشیارپور
۱۶۷۹۵	سپاہی وزیر علی	نندن پور	بستی شیخ	جالندھر
۲۶۷۴۹	سپاہی انور خان	نانڈھاری	نانڈھاری	حصار
۲۸۵۱۸	سپاہی نذیر محمد	رنجیت گڑھ	دودھال	ریاست پٹیالہ
۳۳۵۱۳	ریکروٹ مسکین خان	پدھیرا	بھگیریاں	ہوشیارپور
۳۶۳۴۸	سپاہی ولی محمد	بیالہ	سنور	ریاست پٹیالہ
۳۶۵۱۷	سپاہی سبحانہ	شاطو	جتھلانہ	ریاست جیند
۴۱۵۶۶	" غلام حسین	ٹلورا	[illegible]	گورداسپور
۲۹۲۸۰۰۹	" اسمٰعیل	جھبولری	باہو	رہتک

ہندوستان میں وسیع پیمانے پر پٹ سن کی کاشت ہوگی

نئی دہلی ۱۷ مئی:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند آئندہ پانچ سال کے اندر ۲ لاکھ پچھتر ہزار ایکڑ زمین میں پٹ سن کی کاشت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس پلان کے تحت مغربی بنگال سب سے زیادہ۔ ایک لاکھ ایکڑ پیدا کرے گا۔ آسام۔ بہار اور اڑیسہ میں ۵۵ ہزار ایکڑ زمین میں پٹ سن کی کاشت کی جائے گی۔ ریاستیں جو پہلی بار پٹ سن پیدا کریں گی۔ بیس ہزار ایکڑ زمین میں کاشت کریں گی۔ کوچ بہار میں ۵ ہزار اور ٹراونکور میں ۲ ہزار ایکڑ زمین میں کاشت ہوگی۔ اس سکیم پر عملدرآمد کرنے کے لئے ... ساٹھ لاکھ گانٹھیں اور حاصل کی جا سکیں گی۔ (ن ر)

بلند پایہ طبی ماہنامہ
خزینۂ حکمت لاہور کا
خاص نمبر
"امراض جنسی اور ان کا علاج" مفت حاصل کریں
آئندہ شمارہ "سل و دق نمبر" ہوگا۔
منیجر خزینۂ حکمت ۲۰ درس باغ لاہور

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان
نشان
کارڈ ڈالنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

دار التجلید
میں
ہر قسم کی چمڑے و کپڑے اور نرم ولائتی جلدیں تسلی بخش و پائیدار بنائی جاتی ہیں علاوہ ازیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب آرڈر پر بارعایت مہیا کی جاتی ہیں۔ قرآن کریم مترجم اعلیٰ جلد ساتھ روپیہ دوم عبد قرآن کریم مترجم بطرز تفسیر القرآن چار روپیہ ... دعاؤں کے ... اردو مجلد اعلیٰ ... درثمین کے دس خریداروں کو خاص رعایت
المشتہر۔ دار التجلید سید محمد سعید سلیم
حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

ملازمت کا نادر موقعہ

۱۔ ایسے کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جو ڈرافٹنگ ٹائپ وغیرہ جانتے ہوں۔ ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے۔ جو کہ اکاؤنٹ کا کام بخوبی سنبھال سکے۔

(۲) تنخواہ نہایت معقول اور حسب لیاقت دی جائے گی۔ کھانے رہائش اور کپڑے کے متعلق سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔

(۳) فوج سے فارغ شدہ دوستوں کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائیں:۔
مینجر محمد رفیق معرفت جناح کلاتھ ہاؤس بازار کلاں۔ جہلم

تریاق اٹھرا:۔ ایک شیشی ۲/۸/ مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔ فہرست مفت منگوائیں۔ دواخانہ:۔ نور الدین، جودھامل بلڈنگ لاہور

حب نظامی:۔ طاقت کی لاثانی دوا، ۶۰ گولیاں:۔ میسرز حکیم نظام جان اینڈ کو گوجرانوالہ

جرمن مسلمان روسی علاقے سے بھاگ رہے ہیں۔

برلن ۱۶ رمئی۔ جرمن کے روسی علاقہ سے جو پناہ گزین مغربی جرمنی پہونچ رہے ہیں۔ ان میں جرمن مسلمان نمایاں ہیں۔ اس کی اطلاع اسٹار کے خاص نمائندے نے دی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اب مشرقی جرمنی میں بہت کم مسلمان باقی رہ گئے ہیں۔ جو مغرب کی طرف فرار ہونے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ ان کو روس بھیجدیا گیا ہے۔ ان میں بہت سے مسلمان روسی ہیں۔ وہ جنگ سے قبل جرمنی بھاگ آئے تھے۔ کیونکہ وہ روس میں کمیونسٹ اقتدار کو برداشت نہیں کرتے تھے۔

اس صورت حال کا اظہار برلن میں مسلمانوں کی ایک راہ نما اور یورپین مسلمان کی لڑکی اور بیوہ نے اسٹار سے کی۔ ان کا نام امینہ موسر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ برلن میں چند ماہ ہوئے ان کے لڑکے کو روسیوں نے اغوا کر لیا۔ ایک رات کو جبکہ وہ شہر میں گذر رہا تھا۔ تو اسکو پکڑ لیا گیا۔ اور آج تک پھر اس کا پتہ نہ چل سکا۔ ان کا خیال ہے کہ اسے مشرقی جرمنی میں پہونچا دیا گیا ہے۔ جب امینہ سے سوال کیا گیا۔ کہ روسیوں نے ان کے لڑکے کو کیوں اغوا کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کیونکہ وہ مسلمان تھا۔ روسی علاقے کے اور برلن کے روسی منطقے کے تقریباً تمام مسلمان مغربی علاقے میں بھاگ آئے ہیں۔ وہ روسیوں سے خوفزدہ ہیں۔ (اسٹار)

امریکی افسر مشرق وسطیٰ کے دورہ پر

عربوں سے قریبی تعلقات قائم کرنے کی کوشش

قاہرہ ۱۶ رمئی۔ مشرق وسطیٰ کے امور کے متعلق امریکی وزارت خارجہ کے مشیر مسٹر گارلینڈ ہاپکنس عرب ممالک کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ فلسطین کے حالیہ واقعات اور مسئلہ فلسطین کے متعلق امریکی پالیسی میں تبدیلی ہو جانے کے باوجود امریکہ اور عربوں کے درمیان دوستی اور مفاد کے بہت سے مضبوط رشتے باقی ہیں۔ جس جماعت کی میں نمائندگی کرتا ہوں۔ اس کا مقصد دونوں باشندوں کے درمیان قریبی تعلقات قائم کرنا ہے۔ میرے مشن کے دو فوری مقاصد ہیں۔ پناہ گزینوں کی حالت کا معاینہ اور عرب لوگوں کی دوستی بڑھانے کے طریقے معلوم کرنا

اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ پناہ گزینوں کی امداد کے لئے جو روپیہ دیا گیا ہے۔ اس کی نصف رقم امریکی حکومت نے دی ہے۔ مسٹر گارلینڈ ہاپکنس نے کہا کہ دوسرے ماہروں اور خود انہوں نے وزارت خارجہ سے اس تک فلسطین کی تقسیم نہ کرنے کی بات کی تھی۔ مصر کے بعد وہ شام لبنان اور شرق اردن جا کر پناہ گزینوں کے مسائل کا مطالعہ کریں گے۔ وہ غزہ پہلے ہی ہو آئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جب تک عرب ان دو سوالوں کا جواب نہیں دیں گے۔ پناہ گزینوں کا مسئلہ حل نہ ہو سکے گا۔

(۱) کیا ان کا خیال ہے کہ اسرائیلی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اور وہ قائم رہ کر رہے گی۔ اور (۲) کیا عرب پناہ گزینوں کو فلسطین کے عرب علاقہ میں آباد کرنا مناسب ہوگا یا ہمسایہ عرب ممالک میں

اگر پہلے سوال کا جواب اثبات میں ہو۔ تو بہترین طریقہ پناہ گزینوں کو عرب ہمسایہ ممالک میں آباد کرنا ہے۔ یہ آبادکاری کے ایک طویل پروگرام کی ابتدا ہوگی۔ جسے بین الاقوامی انجمنیں امداد دیں گی پناہ گزینوں میں کمیونزم پھیلنے کے سوال پر مسٹر گارلینڈ ہاپکنس نے کہا۔ کہ میں نے اپنے دورہ میں کمیونزم کی موجودگی کا کوئی واضح ثبوت نہیں پایا۔ مزید کہا پناہ گزین کمیونزم کی ترقی کے لئے زرخیز زمین تصور کئے جاسکتے ہیں۔

ناجائز برآمد کو روکنے کی کوشش

بغداد الجدید ۱۶ رمئی حکومت بہاولپور نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کو اناج اور دوسری ضروری اشیا کی ناجائز برآمد کو روکنے کے لئے حکومت بہاولپور نے فوڈ کنٹرول ایکٹ میں ترمیم کر دی ہے۔ آئندہ سے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کا ذخیرہ۔ جانور اور ذریعہ مواصلت ہی نہ صرف ضبط کر لیا جائے گا بلکہ ان کو سات سال قید اور جرمانے کی سزا بھی دی جاسکے گی۔ (اسٹار)

عالمی انجیل

لنڈن ۱۷ رمئی۔ لنڈن میں عالمی انجیل کا ایک جیبی ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ اس میں ۸ بڑے مذاہب کی کتابوں کے انتخابات شامل کئے گئے ہیں۔ وہ مذہب اسلام۔ مسیحیت۔ بدھ مت۔ کنفوشس کا مذہب۔ ہندومت۔ یہودیت۔ زرتشتی اور تاؤ ازم ہیں (اسٹار)

ترقی پسند مصنفین اسلام کے دشمن ہیں

ایک مقامی کالج کے چار پروفیسروں کا متفقہ بیان

لاہور ۱۷ رمئی۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور کے چار پروفیسروں نے مشترکہ طور پر مندرجہ ذیل بیان دیا ہے اخبارات میں ترقی پسند مصنفین کی یہ وضاحت پڑھ کر کہ انہوں نے اپنی مجالس میں بانی اسلام اور دیگر اسلامی شعار کے متعلق کوئی توہین آمیز رویہ اختیار نہیں کیا ہمیں سخت حیرت ہوئی۔ کیونکہ ہم یہ بات ذاتی مشاہدے کی بنا پر جانتے ہیں (ہمیں متعدد بار ان کی مجالس میں شمولیت کا موقعہ ملا ہے) کہ ان کی مجالس میں اسلامی نظام اکابرین اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمسخر اور استہزا سے کام لیا جاتا ہے اور ایسے مقالے پڑھے جاتے ہیں جن میں نہایت ہی دل آزار اور ہتک آمیز رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہم نے کئی دفعہ ان کے اس رویہ کے خلاف صدائے احتجاج ان کی مجالس میں بلند کی جس کو انہوں نے بری طرح دبانے کے علاوہ صدائے احتجاج بلند کرنے والوں کو بھی بری طرح ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ان کی مجالس کی جن روئدادوں میں ایسے احباب کے متعلق (جنہوں نے ایسی صدائے احتجاج بلند کی) نہایت تحقیر آمیز الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ روئدادیں بعض مقامی رسائل میں بھی شائع ہوئی ہیں۔ ایسی صدائے احتجاج کے جواب میں کارکنان انجمن ترقی پسند مصنفین کی طرف سے کھلی مجالس میں اکثر یہ اعلان کیا جاتا رہا ہے کہ یہ مجلس مذہب اور مذہب پر مبنی تمام عقائد کا قلع قمع کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس لئے ایسی باتوں پر صدائے احتجاج قبول نہیں کیا جاسکتا۔ خود طفیل احمد خاں نے (جو انجمن ترقی پسند مصنفین کے ایک سرکردہ رکن ہیں) ایک مجلس کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے اعلانیہ طور پر کہا کہ "اسلام ایک مردہ طاقت ہے"

یہ تمام باتیں واضح کرتی ہیں کہ ترقی پسند مصنفین اسلام کے دشمن ہیں اور اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ لہذا ان لوگوں کا یہ دعوے کہ ہم اسلام۔ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی معتقدات سے تمسخر اور استہزا سے پیش نہیں آتے بالبداہت غلط ہے۔

پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم۔ اے
محمد علی ایم۔ اے
" نسیم الرحمٰن فیضی ایم۔ اے
" سلطان محمود شاہد ایم۔ ایس۔ سی

پانچ سیر سے زائد چینی رکھنے پر پابندی

لاہور ۱۷ رمئی۔ حکومت مغربی پنجاب نے پانچ سیر سے زائد چینی (مصری کوزہ) بتاشہ اور بورہ جات اپنے قبضہ میں رکھنے اور جمع کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ غیر راشن شدہ حلقہ جات میں حلوائی۔ کیک بنانے والے اور دیگر بڑی مقدار میں خرچ کرنے والے لوگ بیک وقت صرف تین ماہ کا کوٹہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں ۲

۳۔ یہ پابندی راشن شدہ حلقوں میں راشننگ کنٹرولر اور غیر راشن شدہ حلقوں میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے جاری کردہ پرمٹوں پر عاید نہیں ہوگی۔

میاں محمد شفیع بحال کر دیئے گئے

لاہور ۱۷ رمئی۔ پاکستان ٹائمز کے چیف رپورٹر میاں محمد شفیع کو آج اپنے عہدے پر بحال کر دیا گیا اور اس طرح صحافیوں کی یونین کو ڈائرکٹ ایکشن کی جدوجہد نہ کرنا پڑی۔

آج صبح یونین کے ایک پیغامبر نے مسٹر فیض احمد فیض کو یونین کی مجلس عاملہ کے فیصلوں سے اطلاع دی جو یہ تھے۔

۱۔ یونین کو میاں محمد شفیع کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لینے کا پورا حق حاصل ہے۔ (۲) یونین کو یقین ہے کہ ان پر جو الزام عاید کئے گئے ہیں۔ ان میں کوئی صداقت نہیں۔ لہذا یونین میاں صاحب کی فوری بحالی کا مطالبہ کرتی ہے۔

واضح رہے پچھلے ہفتے کی صبح کو یونین کا ایک وفد مسٹر فیض سے ملا تھا۔ مسٹر فیض نے جو اپنا مجلس عاملہ کے سامنے اپنا کیس پیش کرنے کی اجازت چاہی جو دے دی گئی۔ ان کی بات چیت کے بعد مذکورہ بالا قرارداد پاس کی گئی مسٹر فیض کے اس کے پہنچنے پر یونین کے اجلاس عام کا التوا چاہا لیکن مجلس عاملہ نے اسے مسترد کر دیا۔ یہ التوا کی تحریک فیض صاحب کی طرف سے مظہر صاحب نے اجلاس عام میں بھی پیش کی لیکن وہ ۳۸ ووٹ کے مقابلہ میں ۱۲ ووٹوں سے گر گئی۔ یونین نے اس قرارداد پر سوچنے کے لئے صرف تین دن کی مہلت دی۔ اس کے بعد خفیہ بیلٹ کے ذریعے ڈائرکٹ ایکشن کی تجویز تھی۔ لیکن ڈائرکٹ ایکشن سے پہلے پہلے ہی مسٹر فیض نے میاں صاحب کی بحالی کے احکام جاری کر دئے۔

واضح رہے کہ میاں محمد شفیع پاکستان کے پرانے صحافی اور پاکستان کے اولین مجاہدوں میں سے ہیں۔ ابھی پاکستان ٹائمز کے لئے آپ پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت قید بھی کاٹ چکے ہیں۔ آپ اس سے پہلے ہفت روزہ "نیو ٹائمز" سول اور ڈان میں کام کر چکے ہیں۔ اس وقت آپ صحافیوں کی یونین کے جنرل سیکرٹری ہیں اور اخبار نویسوں میں بہت مقبول ہیں۔

(سٹاف رپورٹر)

Digitzed by Khilafat Library Rabwah